Page 2.

آیت 23-24 : یہاں خطاب نبی ﷺ سے ہے کہ جو شخص ایمان نہیں لاتا وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے آپ اسکے لئے غمناک نہ ہوں۔ انکو مہلت ملی ہوئی ہے۔ وقت مقرر پہ عذاب سے بچ نکلے گے۔ اگلی آیت میں عذابِ غلیظ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جہنم کا عذاب چپکنے والا، گاڑھا بہت شدت کے ساتھ

آگے آیت 27 کو دیکھتے ہیں۔ اللہ کی باتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: تمام اللہ کی صفات اور اسکی تخلیقات

اللہ تعالیٰ کیا فرمارہے ہیں کہ جو خدا کی اتنی صفات اور تخلیقات ہیں کہ انکو قلم بند کرنا کسی کیلئے ممکن نہیں تو اسکو چھوڑ کر کیسے دوسروں کو معبود بناتے ہو؟ ہمارے لئے اس میں کتنے سبق ہیں!

غور و فکر کرنے پہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی پر اسکے اسمائے حسنیٰ اور صفات پہ اللہ سے محبت اور تعلق پیدا ہوتا ہے۔

اگلی آیت اگلی قدرت کی عظیمت پر دلالت کرتی ہے وہ کیا کہ اسکے لئے ہم سب کا پیدا کرنا اور قیامت والے دن دوبارہ اٹھانا ایسا ہے جیسے کہ ....

ایک کو پیدا کرنا یا ایک کو مارنا۔

آیت 29 : 30 : اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت دیتے ہیں انکی کاریگریوں کو دیکھو کس طرح وہ دن اور رات کے اوقات بڑھاتا گھٹاتا ہے اور ہمیں محسوس نہیں ہوتا۔ سورج چاند کے طلوع و غروب ہونے کا نظام دیکھو! ان سب کا کس بات کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حق ہونے کی گواہی دیتی ہیں۔ انکا کہنا اور مشیت سے یہ نظام چل رہا ہے باقی سب باطل ہے۔ کسی کے پاس کوئی اختیار نہیں۔

آیت 31 - 32 : سمندر میں کشتیوں کا چلنا یہ سب کیسے ہوتا ہے؟ کس بات کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: اللہ کے فضل سے چلتی ہیں۔ اسکی قدرت کا نمونہ ہے۔

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر صبّار شکور کیلئے! یہ کون لوگ ہیں؟

جواب: تکلیفوں میں صبر کرنے والے۔ جو ایک طویل عرصے تک انتھک کوشش کرے۔ اور جسکو صبر پیارا ہو جائے وہ ہر بات میں ہر حال میں شکر ادا کرتا ہے۔

آیت 32 : پچھلی آیت میں کشتیوں کے چلنے کی بات تھی تو اگر یہ کشتیاں طوفانی